گناہ والی ویب سائٹ بنانے اور اس کی اجرت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0289 تاریخ: 09-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ میرا کام سافٹ ویئر انجینئرنگ کا ہے، جس میں ہم مختلف ویب سائٹس بناتے ہیں، ابھی دفتر نے مجھ سے جُوئے والی ویب سائٹ بنانے کو کہا ہے۔ یہ ویب سائٹ ایسی ہو گی، جہاں ایک سے زیادہ لوگ ادائیگی کریں گے اور پیسے لگانے کے بعد سب گیم کھیلیں گے اور صرف ایک ہی فرد جیتنے والا ہو گا، باقی دوسرے لوگ وہاں پیسے کھو بیٹھیں گے یعنی وہ ویب سائٹ جُوا کھیلنے کے لیے ہو گی، اس کے علاوہ اس کا کوئی اور مقصد و استعمال نہیں ہے، اس میں ویب سائٹ بنانے والی ہماری ٹیم کو بھی فائدہ ہو گا کہ وہ بھی لوگوں کی ادائیگی والی رقم میں سے کچھ فیصد اپنے لیے رکھیں گے۔ رہنمائی فرمائیں کیا ایسی ویب سائٹ بنانا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جبکہ وہ ویب سائٹ گناہ کے لیے متعین ہے یعنی اس پر جُوا ہی کھیلا جائے گا ، تو ایسی ویب سائٹ بنانا، بنوانا شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور ناجائز کام پر اجارہ بھی ناجائز ہے، کیونکہ اس میں گناہ پر مدد کرنا ہے اور گناہ پر مدد کرنا گناہ کبیرہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منع فرمایا ہے، لہٰذا اس طرح کی ویب سائٹ بنانے کی اجرت لینا بھی جائز نہیں۔

گناہ کے کام پر مدد کرنا گناہ کبیرہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منع فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی

پر باہم مدد نہ کرو۔ **(القرآن الکریم، پارہ 06، سورۃ المائدہ، آیت 02)**

اس آیت مبارکہ کے تحت احکام القرآن للجصاص میں ہے:"نهی عن معاونة غيرنا على معاصی اللہ تعالی" ترجمہ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کسی کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ **(احکام القرآن للجصاص، جلد 03، صفحہ 296، دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

محیط برہانی میں ہے:"الاعانة على المعاصی و الفجور و الحث عليها من جملة الكبائر" ترجمہ: گناہوں اور فسق و فجور کے کاموں پر مدد کرنا اور اس پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(المحیط البرہانی، جلد 08، صفحہ 312، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ناجائز کام پر اجارہ بھی ناجائز ہے، چنانچہ مبسوط میں ہے:"ولا تجوز الاجارة على شيئ من الغناء والنوح والمزامير والطبل وشيئ من اللهو لأنه معصية والاستئجار على المعاصي باطل، فان بعقد الاجارة يستحق تسليم المعقود عليه شرعاً ولا يجوز أن يستحق على المرأ فعل به يكون عاصياً شرعاً" ترجمہ: اور گانے باجے، نوحہ، مزامیر، طبل بجانے اور کسی بھی قسم کے لہو ولعب کے کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ ہے اور گناہوں پر اجارہ کرنا باطل ہے، کیونکہ عقد اجارہ کے سبب معقود علیہ (جس چیز پر اجارہ کیا گیا ہے) کو سپرد کرنے کا شرعاً استحقاق ثابت ہو جاتا ہے اور یہ جائز نہیں کہ کسی شخص پر ایسے فعل کا استحقاق ثابت ہو جس سے وہ شرعاً گنہگار ہو جائے۔

(المبسوط للسرخسی، ج 16، ص 38، دار المعرفہ، بیروت)

اسی طرح مجمع الانہر میں ہے:"لا يجوز أخذ الأجرة على المعاصي كالغناء والنوح والملاهي ۔۔ وان اعطاه الأجر وقبضه لا يحل له ويجب عليه رده على صاحبه" ترجمہ: گناہ کے کاموں پر اجرت لینا جائز نہیں جیسے گانے باجے، نوحہ اور تمام لہو ولعب کے کام اور اگر اس نے اجرت دی اور اس نے قبضہ کر لیا تو وہ اجرت اس کے لیے حلال نہیں اور اس پر واجب ہے کہ وہ مالک کو واپس کر دے۔

(مجمع الانہر، جلد 03، صفحہ 533، مطبوعہ کوئٹہ)

جب کوئی چیز معصیت کے لیے متعین ہو یا اس کا بڑا مقصود معصیت ہو، تو اس پر معصیت والے

احکام جاری ہوتے ہیں، چنانچہ سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ **"جد الممتار" میں فرماتے ہیں:** "أن معنى ما تقوم المعصية بعينه أن يكون فى أصل وضعه موضوعاً للمعصية أو تكون هى المقصودة العظمىٰ منه فانه اذا كان كك يغلب على الظن أن المشترى انما يشتريه لاتيان المعصية لأن الأشياء انما تقصد للاستمتاع بها فما كان مقصوده الأعظم تحصيل معصية معاذ الله تعالىٰ كان شراؤه دليلاواضحاً علىٰ ذالک القصد فيكون بيعه اعانة على المعصية ۔۔و كذالک ما لم يكن موضوعاً لذالک بعينه و لا ما هو المقصود الأعظم منه لكن قامت قرينة ناصة علىٰ أن مقصود هذا المشترى انما يستعمله معصية" **ترجمہ: وہ معنیٰ جس کے عین کے ساتھ معصیت قائم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ شے اپنی اصل وضع میں معصیت کے لیے وضع کی گئی ہو یا اس کا بڑا مقصود معصیت ہو، تو جب اس طرح ہو گا تو اس بات کا ظن غالب ہو جائے گا کہ مشتری اس شے کو معصیت کا ارتکاب کرنے کے لیے ہی خرید رہا ہے، کیونکہ چیزوں کی خرید و فروخت کا قصد ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہی کیا جاتا ہے، تو جس کا بڑا مقصود معاذ اللہ معصیت کو حاصل کرنا ہو تو اس کا خریدنا اس قصد پر واضح دلیل ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ اس شے کو بیچنا معصیت پر مدد کرنا ہو گا اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ کوئی شے بعینہٖ معصیت کے لیے تو وضع نہ کی گئی ہو اور نہ ہی اس کا مقصود اعظم معصیت ہو لیکن کوئی ایسا قرینہ قائم ہو جو اس بات پر نص کرنے والا ہو کہ اس مشتری کا اصل مقصود یہ ہے کہ اسے معصیت کے طور پر استعمال کرے۔**

(جد الممتار علیٰ رد المحتار، ملتقطا، جلد 07، صفحہ 76، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

28 رجب المرجب 1445ھ/09 فروری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے